

نقش آغاز

رحمتِ خداوندی کا موسم بہار ”شہرِ رمضان المبارک“ ملتِ محمدیہ کے سروں پر سایہ نکلن ہے۔ اس وقت ہم اس کے وداعی دور (عشرہ اخیرہ) سے گزر رہے ہیں۔ جیسے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہنم سے نجات ”عشق من اتار“ کا مرحلہ قرار دیا۔ نامناسب نہ ہو گا اگر رمضان کے روح پرور اور سبق آموز پہلوؤں پر ایک اچھتی نگاہ ڈال دی جائے۔

رمضان کیا ہے۔ ہ انوار و برکات الہی کے فیضان کا مہینہ۔ تجلیاتِ ربانی کا منظر۔ رحمتِ ہائے واسعہ کا ظہور اور نعمتِ ہائے متوالیہ کا ابر نیسان۔ رمضان، رحیم و کریم کی رحمتوں کا وہ نقطہ عروج ہے جو اپنے جلو میں بے چین و مضطرب انسانیت کے لئے قرآن کریم جیسا نسخہ شفاء اور اکیسرِ ہدایت لایا۔ اور اس طرح ماہِ رمضان ہی وہ مقدس زمانہ ٹھہرا جس میں رب العالمین نے اسلام جیسی بیش بہا نعمت سے اپنی نعمتوں اور نوا میں کی تکمیل فرمائی۔ رمضان مومنین کے پڑمردہ دلوں کے لئے حیاتِ نو کا پیغام اور عبادِ مقربین کے لئے جلا و نکھار کا مہینہ ہے جس میں ذکر و فکر اور بندگی و طاعت کی محفلوں میں تازگی اور فسق و فجور کے ظلمتِ کدوں میں ویرانی آجاتی ہے۔ ایساں و تقویٰ کی کھیتیاں اہلہا اٹھتی ہیں، اور ظلم و معصیت کی بستیاں ابرجاتی ہیں۔ ماہِ صیام ابلیس کی بندش و رسوائی اور پیراگندہ حال شکستہ خاطر مومنین کی سرفرازی اور سرخروئی کا مہینہ ہے۔ رمضان حدیثِ یاد کے ورد و تکرار اور رات کی تنہائیوں میں محبوب و مطلوب سے مناجات اور سرگوشیوں کا عہدِ وصال ہے۔ رمضان جس کی آخری شب میں رب کریم اپنی آغوشِ رحمت پوری کائنات۔ پوری انسانیت۔ اپنے رب سے ٹوٹی ہوئی انسانیت کے لئے واکردیتا ہے۔ اور اپنے مالکِ حقیقی سے برگشتہ بندوں کو جو دو بخشش کی صلائے عام ہوں ہے۔ الامن مستغفر، فاغفر لہ الامن مسترزق، فارزقہ الامن مبتلى، فاعافیه الاكذا الاكذا (الحديث) ہے کوئی بخشش کا طلب گار کہ میں اسے بخش دوں۔ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس پر خزانہ غیب سے رزق کے دروازے کھول دوں۔ کوئی مصیبت زدہ ہے جسے میں نعمتِ عاقبت سے نواز دوں۔

پھر اس کے افطار کا وقت۔ سبحان اللہ۔ وہ تو جمالِ محبوب کے دید و مشاہدہ اور اس کے قرب و ندرت کی کا وہ مقام معراج ہے کہ فراق و ہجر کے ستر ہزار حجاب بیچ سے ہٹ جاتے ہیں۔ گونا گوں مستزبنوں اور تقاضا رب کے لمحات۔

للصائم قس حَتَّانِ فَمَا عِنْدَ قَطْرِہٖ وَفَرَحَتُہٗ عِنْدَ لِقَائِ رَبِّہٖ (الحديث) روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک وقتِ افطار کی خوشی اور ایک اپنے رب کی زیارت

اور وصال کی سترت۔ غرض رمضان کی ہر رات شب وصال اور ہر دن یومِ مشاہدہ
جمال ہے۔ — ع

ہر شب شبِ قدر است اگر قدر بدانی

پھر اس میں ایک رات (لیلۃ القدر) ایسی بھی آجاتی ہے، جو عظمت و مرتبت
کے لحاظ سے ہزار مہینوں کے برابر ہے جس میں یکبارگی قرآن نازل ہوا جو روح
الایمن اور ملائکہ رحمت و سلام کے نزول کی رات ہے، جس میں ساری کائنات ذوالجلال
والکبریا و معبود کی عظمتوں کے سامنے جھک کر اس کی تسبیح و تمجید میں ڈوب جاتی ہے۔
مگر ایک عاشقِ زار کیف وصال اور لذتِ ہائے جمال میں اس قدر گم ہو جاتا ہے کہ
وہ اس ہزار ماہ والی رات کو ایک رات بلکہ ایک لمحہ سمجھنے لگتا ہے۔ کانہ لم یلبثوا
الأساعة منہ نہار۔ اور صبح صادق کے وقت پکار اٹھتا ہے کہ

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

اور ما عرناک حق معہ فتک وما عبدناک حق عبادناک لا اھمی ثناء

ایک انت کما اثنت علی نفسک۔ کا نغمہ عجز و قصور اس کی زبان پر ہوتا ہے۔
انا انزلنا فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر
تنزل الملائکۃ والتروح فیہا باذن ربہم من کل امہ سلام ہی حتی مطلع الفجر۔

پھر ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے کہ آتشِ قرب اور سوزِ دروں سے بے تاب ہو کر
رضائے مولیٰ کا طلبگار بندہ گھر بار خویش و اقارب سب کچھ چھوڑ کر اسی کے در پر ڈیرہ جما
دیتا ہے اور جب تک رضا و وصال کا ہلال عیدِ چمک نہ جائے یہ بھی آستانہ یار کی چو کھٹ نہیں
چھوڑتا۔ سوز و ساز، امید و بیم، درد و تڑپ، اضطراب و التجا اور تقلیلِ طعام کے بعد قطعِ کلام
منام اور ترکِ تعلقات کے اس چلے کو ہم اعتکاف سے یاد کرتے ہیں۔ پھر وہ رمضان ہی کے
ساعاتِ کیمیا اثر ہیں جن کی تاثیر سے ہماری حقیر سی نیکی، عملِ قلیل اور بضاعتِ مزہاجہ، اخلاصِ احتسائی
کی آمیزش سے جبلِ آسمان جتنا مقام پالیتی ہے۔ ہمارے نوافلِ فرض اور فرضِ شرفرائض کے برابر

ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ اجر و ثواب خود بارگاہِ ایزدی سے براہِ راست ملتا ہے۔ الا انہم
فانہ لی وانا ابغی بہ کہ اس کی یہ بھوک و پیاس، یہ پڑمردگی، یہ ربودگی صرف اسی کے
تو ہے، اور اسی ہی کے علم میں ہے کسی غیر کی رضا مندی، ریا اور نہرت کا اس میں شائبہ بھی نہیں۔
پھر اس شہرِ مسعود کے یہ برکات و انوار وقتی نہیں بلکہ ایک مسلمان کی ساری زندگی اس کی بدولت
ایمان و احسان کے سانچہ میں ڈھل سکتی ہے۔ بشرطیکہ رمضان کے فضائل و برکات اور ایمانِ آفرین

نتائج نگاہوں کے سامنے رہیں اور صوم کی یہ عبادت ہر قسم کے منکرات و فواحش، قولِ زور، بیہودہ مجالس، غیبت اور گالی گلوچ، ریا و عجب، غرض تمام بُرے افعال کی آلائش سے پاک رہے کہ جب حلال چیز سے پرہیز ہے تو حرام کی گنجائش کہاں ہے؟ اور اگر یہ عمل ایمان و احسان سے خالی اور ذنوب و آثام سے محفوظ نہیں — تو یہ تو نری بھوک و پیاس ہے جس سے اللہ تعالیٰ کوئی سروکار نہیں رکھتا (بخاری) اور کتنے صائم انہار و قائم اللیل ہیں کہ جن کے پٹے بجز پیاس اور مفت کی جگائی کے اور کچھ نہیں پڑتا (الدری) روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ تمام بیہودہ اور بیجائی کی باتوں سے دستبردار ہونے کا نام ہے (المحدث) روزہ تو گناہوں اور جہنم کی آگ سے بچانے والی ایک ڈھال ہے، جب تک روزہ دار اس کو بھوٹ اور غیبت سے چھید نہ ڈالے۔ (نسائی وغیرہ) یہ مہینہ سرا پا وعظ و نصیحت ہے اور اس کا ہر پہلو صد ہا نصیحتوں سے بریز رہا ہے۔ یہ مہینہ صبر کی تلقین کرتا ہے کہ اللہ کے حکم سے ہم نے لذائذ و مہوات کو ترک کر دیا۔ اس طرح مومن کی ساری زندگی منکرات و فواحش اور منہیات سے صبر و گریز کی آئینہ دار ہوگی۔ یہ مہینہ ہمیں جہاد سکھاتا ہے کہ نفس تو وعدہ و اکبر اور اس کا مقابلہ جہاد اکبر ہے۔ اور جب مسلمانوں نے روزہ سے نفس پر فتح پانے کا ملکہ حاصل کر لیا تو وعدہ و اصرار کافر و مشرک کی شکست تو آسان بات ہے۔ یہ مہینہ ہمیں بھوک و پیاس کا احساس دلا کر باہمی ہمدردی، ایثار و انفاق اور غریب پروری کا سبق دیتا ہے۔ اس لحاظ سے حضورؐ نے اسے شہرِ مواساتہ کہا یعنی غنوارگی کا مہینہ — ”جو خدا کے کسی بندہ پر آسائش لائے، اسے کھانا کھلائے یا صرف دودھ کی لسی یا کھجور کے دانہ اور پانی کے گھونٹ سے افطار ہی کرادے تو اس کی آگ کی مستحق گردن جہنم سے نجات پائے گی۔ اور اسے جنت کا پروانہ مل جائے گا۔ جس روزہ دار نے کسی بندہ خدا کو کرایا غریب کا بوجھ ہلکا کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی گردن سے گناہوں کا بوجھ اتار دے گا“ (المحدث عن سلمان الفارسی) غرض یہ شہرِ رمضان کیا ہے؟ سرا پا نور و رحمت، سرا سر تغیر و برکت، تہذیب نفس، تنقیح اخلاق، اصلاح اعمال، مجاہدہ و ریاضت کا مہینہ اور ملکوتی صفات کو حیوانی عادات پر غالب کرنے کا جلاء باطن اور تزکیہ روح کا موسم بہار — کتابِ مبین ”قرآن کریم“ کے پیش کردہ نصاب و نظام کی عملی ٹریننگ کے ایام۔ تاکہ تم میں قرآنی زندگی پیدا ہو۔ یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبکم لعلکم تتقون۔

شہرِ اولہ رحمۃً — وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ — وَأَآخِرُهُ عَذَابٌ مِنَ النَّارِ

واللہ یقول الحق وهو یہدی السبیل